1-5-93

حقوق الاسلام
مصنفہ
حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
ادارہ دعوت وتبلیغ، زکریا آباد، گلی ۲
۳ آلی کی جھگی، سہارنپور

HADYA 2/-

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

حقوق الاسلام

جسمیں

اللہ تعالیٰ، پیغمبروں، صحابۂ کرام، علماء و مشائخ، شاگرد و مرید، حاکم و محکوم، والدین، اولاد، بہن بھائی، میاں بیوی سسرالی رشتہ دار، پڑوسیوں، یتیموں، ضعیفوں، مہمانوں، دوستوں، غیر مسلموں جانوروں وغیرہ کے حقوق مختصر و جامع انداز میں بیان کئے گئے ہیں

مصنفہ

حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

ادارہ دعوت و تبلیغ زکریا آباد گلی ۲

آلی کی چنگی، سہارنپور، (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شرفنا فی کتابہ بقولہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد الذی ایقظنا بقولہ من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ اومالہ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ای یوم الفصل وعلی الہ واصحابہ الذین وصلوا کل فرع الی الاصل ؁

بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو کہ نقلاً وعقلاً یہ امر ثابت ہے کہ ہم لوگوں سے کچھ حقوق کا مطالبہ کیا گیا ہے، جس میں بعض حقوق اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بعض بندوں کے۔ اور بندوں کے حقوق میں سے بعض دینی ہیں اور بعض دنیوی، پھر دنیوی میں بعضے حقوق اقارب کے ہیں۔ بعض اجانب کے اور بعض حقوق خاص لوگوں کے ہیں۔ بعض عام مسلمانوں کے بعض اپنے سے بڑوں کے ہیں۔ بعض چھوٹوں کے، بعض مساوی درجہ والوں کے وعلیٰ ہذا القیاس۔

اور بوجہ لاعلمی کے اکثر لوگوں کو بعضے حقوق کی اطلاع بھی نہیں اور بعض کو بوجہ بدعملی اُن کے ادا کرنے کا اہتمام نہیں، اس لئے دل نے چاہا کہ ایک مختصر تحریر اس باب میں جمع ہو جائے۔ تو امید فائدہ کی ہے۔ چونکہ قاضی ثناء اللہ صاحبؒ کا رسالہ "حقیقت الاسلام" جس کا حوالہ احقر نے فروع الایمان میں دیا ہے۔ اس مضمون میں کافی ووافی تھا اس لئے اسی کا خلاصہ کر دینا کافی سمجھا گیا البتہ بعض مضامین کہیں کہیں بضرورت بڑھائے گئے ہیں اب اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اور اس کا نام حقوق الاسلام رکھتا ہوں

اور اس میں چند فصلیں ہیں، اور ہر ایک فصل میں ایک ایک حق کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق

سب سے اوّل بندہ کے ذمہ اللہ جل شانہ کا حق ہے۔ جس نے طرح طرح کی نعمتیں ایجاد[1] و ابقا کی عنایت فرمائیں۔ گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف لائے۔ ہدایت پر عمل کرنے کے صلہ میں طرح طرح کی نعمتوں کی امید دلائی، اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں کے ذمہ یہ ہیں۔ (۱) ذات و صفات کے متعلق موافق قرآن و حدیث کے اپنا اعتقاد رکھے (۲) عقاید و اعمال و معاملات و اخلاق میں جو اُن کی مرضی کے موافق ہو اختیار کرے اور جو اُن کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اس کو ترک کرے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کو سب کی رضا و محبت پر مقدم رکھے۔ (۴) جس سے محبت یا بغض رکھے یا کسی کے ساتھ احسان یا در[2]یغ کرے سب اللہ کے واسطے کرے۔

پیغمبروں کے حقوق

چونکہ ذات و صفات و مرضیات و نامرضیات الٰہی کی شناخت ہم لوگوں کو بتوسط حضرات انبیاء علیہ السّلام کے ہوئی اور اُن کے پاس ملائکہ وحی لائے اس طرح بہت سے دنیوی منافع و مضار بذریعہ انبیاء علیہم السّلام کے دریافت ہوئے اور بہت سے ملائکہ ہمارے فائدوں کے کاموں پر متعین ہیں اور باذن الٰہی ان کاموں کو انجام دے رہے ہیں۔ اس لئے حضرات انبیاء علیہم السّلام و حضرات ملائکہ علیہم السّلام کا حق حق تعالےٰ کے حق میں داخل ہوگیا۔ بالخصوص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان سب سے زاید ہم پر ہے اس لئے آپ کا حق بھی سب سے زاید ہے۔

---

[1] پیدا کرنے اور باقی رکھنے کی ۱۲ [2] ترک احسان ۱۲

وہ چند حقوق یہ ہیں۔ (۱) آپ کی رسالت کا اعتقاد رکھے۔ (۲) تمام احکام میں آپ کی اطاعت کرے۔ (۳) آپ کی عظمت اور محبت کو دل میں جگہ دے۔ (۴) اور آپ پر صلوٰۃ پڑھا کرے۔

حضرات ملائکہ علیہم السلام کے یہ حقوق ہیں۔ (۱) اُن کے وجود کا اعتقاد رکھے۔ (۲) اُن کو گناہوں سے پاک سمجھے۔ (۳) جب اُن کا نام آئے علیہ السلام کہے۔ (۴) مسجد میں بدبو دار چیزیں کھا کر جانے سے یا مسجد میں ریح صادر کرنے سے ملائکہ کو ایذا ہوتی ہے۔ اس سے احتیاط کرے۔ اور بھی جن امور سے ملائکہ کو تکلیف و تنفّر ہو ان سے احتراز لازم سمجھے۔ مثلاً تصویر رکھنا یا بلا ضرورت شرعی کُتا پالنا یا جھوٹ بولنا یا جنابت میں براہ سُستی پڑا رہنا کہ نماز بھی برباد ہو جائے، بلا ضرورت شرعی یا طبعی برہنہ ہونا گو خلوت میں ہو۔

صحابہؓ واہل بیتؓ کے حقوق

حضرات صحابہ واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو چونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دینی اور دنیوی دونوں طرح کا تعلق ہے اس لئے آپ کے حق میں ان حضرات کے حقوق بھی داخل ہو گئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ (۱) ان حضرات کی اطاعت کرے۔ (۲) ان حضرات سے محبت رکھے۔ (۳) ان کے عادل ہونے کا اعتقاد رکھے۔ (۴) ان کے محبّین[ؔ] سے محبت اور مبغضین[ؔ] سے بغض رکھے۔

علماء اور مشائخ کے حقوق

چونکہ علماء ظاہر و باطن میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور مسند نشین

ؔ جیسے کچا لہسن۔ پیاز۔ مولی۔ پان۔ تمباکو وغیرہ اسی طرح مسجد میں مٹی کا تیل جلانے یا دیا سلائی کھینچنے سے بھی بدبو پھیلتی ہے اس سے بھی اجتناب کریں۔ ۱۲ ؔ محبت رکھنے والے۔ ۱۲

ؔ بغض وعداوت رکھنے والے۔ ۱۲

ہیں۔ اس لئے ان حضرات کے حقوق بھی حضور کے حق میں داخل ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) فقہائے مجتہدین و علمائے محدثین و اساتذہ و مشائخ طریقت و مصنفین دینیات کے لئے دعا خیر کرتا رہے۔ (۲) حسب قاعدہ شرعی ان کا اتباع کرے۔ (۳) جو ان میں زندہ ہوں ان سے تعظیم اور محبت سے پیش آئے۔ ان سے بغض و مخالفت نہ کرے۔ (۴) حسب وسعت و ضرورت ان حضرات کی مالی خدمات بھی کرتا رہے۔

والدین کے حقوق

یہ حضرات مذکورین تو دینی نعمتوں میں واسطہ تھے، اس لئے اُن کا حق لازم تھا بعضے لوگ دنیوی نعمتوں کے ذرائع ہیں۔ ان کا حق شرعاً ثابت ہے۔ مثلاً ماں باپ کہ ایجاد اور پرورش اُن کی توسط سے ہوتی ہے اُن کے حقوق یہ ہیں۔ (۱) اُن کو ایذا نہ پہنچائے اگرچہ اُن کی طرف سے کوئی زیادتی ہو۔ قولاً و فعلاً ان کی تعظیم کرے۔ (۳) مشروع امور میں ان کی اطاعت کرے۔ (۴) اگر ان کو حاجت ہو مال سے ان کی خدمت کرے۔ اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔

ماں باپ کے انتقال کے بعد انکے حقوق

(۱) ان کے لئے دعاء مغفرت و رحمت کرتا رہے۔ نوافل و صدقات مالیہ کا ثواب ان کو پہنچاتا رہے (۲) ان کے ملنے والوں کے ساتھ رعایت مالی و خدمت بدنی و حسن اخلاق سے پیش آئے۔ (۳) اُن کے ذمہ جو قرضہ ہو اس کو ادا کرے۔ (۴) گاہ گاہ ان کی قبر کی زیارت کرے۔

دادا، دادی، نانا، نانی کے حقوق

دادا، دادی، نانا، نانی کا حکم شرعاً مثل ماں باپ کے ہے پس اُن کے حقوق

بھی مثل ماں باپ کے سمجھنا چاہیئے۔ اس طرح خالہ اور ماموں مثل ماں کے اور چچا اور پھوپھی مثل باپ کے ہیں۔ حدیث[1] میں اس طرح اشارہ آیا ہے۔

اولاد کے حقوق

جس طرح ماں باپ کے حقوق اولاد پر ہیں۔ اسی طرح ماں باپ پر اولاد کے حقوق ہیں، وہ یہ ہیں۔ (۱) نیک بخت عورت سے نکاح کرنا تاکہ اولاد اچھی پیدا ہو۔ (۲) بچپن میں محبت کے ساتھ ان کو پرورش کرنا کہ اولاد کو پیار کرنے کی بھی تفصیلت آئی ہے۔ بالخصوص لڑکیوں سے دل تنگ نہ ہونا، ان کی پرورش کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اگر انّا کا دودھ پلانا پڑے تو خلیق اور دیندار انّا تلاش کرنا کہ دودھ کا اثر بچّہ کے اخلاق میں آتا ہے۔ (۳) ان کو علم دین وادب سکھلانا۔ (۴) جب نکاح کے قابل ہوں ان کا نکاح کر دینا۔ اگر لڑکی کا شوہر مر جائے تو نکاح ثانی ہونے تک اس کو اپنے گھر آرام سے رکھنا، اس کے مصارف ضروریہ کا برداشت کرنا۔

دودھ پلانے والی انّا کے حقوق

انّا بھی بوجہ دودھ پلانے کے مثل ماں کے ہے۔ اس کے حقوق بھی وارد ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) اس کے ساتھ ادب وحرمت سے پیش آنا۔ (۲) اگر اس کو مالی حاجت ہو اور خود کو وسعت ہو تو اس سے دریغ نہ کرنا۔ (۳) اگر میسر ہو تو ایک غلام یا لونڈی خرید کر کے اس کو خدمت کے لئے دینا۔ (۴) اس کا شوہر چونکہ اس کا مخدوم ہے اور یہ اس کی مخدومہ ہے تو اس کے شوہر کو مخدوم المخدوم سمجھ کر اس کے ساتھ بھی احسان کرنا۔

---

[1] ھل لك من خالة ۱۲ (۲) لو اعطیتها اخوالك ان عم الرجل صنو ابیه ۱۲

سوتیلی ماں کے حقوق

سوتیلی ماں چونکہ باپ کے قرین ہے اور باپ کے دوست کے ساتھ احسان کرنے کا حکم آیا ہے اس لئے سوتیلی ماں کے بھی کچھ حقوق ہیں ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے تحت جو ذکر ہوا وہ کافی ہے۔

بہن بھائی کے حقوق

حدیث میں ہے کہ بڑا بھائی مثل باپ کے ہے۔ اس سے لازم آیا کہ چھوٹا بھائی مثل اولاد کے ہے۔ پس ان میں باہمی حقوق ویسے ہی ہوں گے جیسے مابین والدین واولاد کے ہیں۔ اسی پر بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو قیاس کر لینا چاہیئے۔

رشتہ داروں کے حقوق

اسی طرح باقی قرابتداروں کے بھی حقوق آئے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔ (۱) اپنے محارم اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی کوئی قدرت نہ رکھتے ہوں تو بقدر کفالت ان کے نان ونفقہ کی خبر گیری مثل اولاد کے واجب ہے اور محارم کا نان ونفقہ اس طرح تو واجب نہیں لیکن کچھ خدمت کرنا ضروری ہے۔ (۲) گاہ بگاہ اُن سے ملتا رہے (۳) اُن سے قطع قرابت نہ کرے، بلکہ اگر کسی قدر ان سے ایذا بھی پہنچے تو صبر افضل ہے۔ (۴) اگر کوئی قریب محرم اس کی ملک میں آجائے تو فوراً آزاد ہو جاتا ہے۔

استاد اور پیر کے حقوق

استاد اور پیر چونکہ باعتبار تربیت باطنی کے مثل باپ کے ہیں اس لئے ان کی اولاد

یا اقارب سے ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیئے جس طرح اپنے ماں باپ یا اقارب کے ساتھ لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ کی یہ بھی ایک تفسیر ہے۔ اس مقام سے حضرات سادات کرام کا اکرام واحترام بھی معلوم کرنا چاہیئے۔ اور چونکہ شاگرد و مرید مثل اولاد کے ہیں تو اپنے استاد کا شاگرد یا اپنے پیر کا مرید بمنزلہ اولاد اپنے باپ کے ہوا پس اس کے حقوق مثل بھائی کے سمجھے قرآن مجید میں الصاحب بالجنب جو آیا ہے اس میں بھی داخل ہے۔

شاگرد اور مرید کے حقوق

چونکہ شاگرد و مرید بمنزلہ اولاد کے ہے شفقت و دلسوزی میں، ان کا حق مثل حق اولاد کے ہے۔

زوجین کے حقوق

حقوق زوجین میں شوہر کے ذمہ یہ ہیں۔ (۱) اپنی وسعت کے موافق اس کے نان و نفقہ میں دریغ نہ کرے (۲) ان کو مسائل دینیہ سکھلاتا رہے اور عمل نیک کی تاکید کرتا رہے (۳) اس کے محارم اقارب سے گاہ بگاہ اس کو ملنے دے۔ اس کی کم فہمیوں پر اکثر صبر و سکوت کرے۔ اگر احیاناً ضرورت تادیب کی ہو تو توسط کا لحاظ رکھے۔ اور زوجہ کے ذمہ یہ حقوق ہیں (۱) اس کی اطاعت اور ادب و خدمت و دلجوئی و رضاجوئی پورے طور سے بجا لائے۔ البتہ غیر مشروع امر میں عذر کر دے۔ (۲) اس کی گنجائش سے زیادہ اس پر فرمائش نہ کرے (۳) اس کا مال بلا اجازت خرچ نہ کرے۔ (۴) اس کے اقارب سے سختی نہ کرے جس سے شوہر کو رنج پہنچے۔ بالخصوص شوہر کے ماں باپ کو اپنا مخدوم سمجھ کر ادب و تعظیم سے پیش آئے۔

حاکم اور محکوم کے حقوق

حاکم و محکوم کے حقوق میں حاکم میں بادشاہ و نائب بادشاہ اور آقا وغیرہ اور محکوم

رعیت اور نوکر وغیرہ سب داخل ہیں۔ اور جہاں مالک و مملوک ہوں وہ بھی داخل ہو جائیں گے حاکم کے ذمہ یہ حقوق ہیں۔ (۱) محکوم پر دشوار احکام نہ جاری کرے۔ (۲) اگر باہم محکومین میں کوئی منازعت ہو جائے عدل کی رعایت کرے کسی جانب میلان نہ کرے۔ (۳) ہر طرح اُن کی حفاظت و آرام رسانی کی فکر میں رہے۔ داد خواہوں کو اپنے پاس پہنچنے کے لئے آسان طریقہ مقرر کرے۔ (۴) اگر اپنی شان میں اس سے کوئی کوتاہی یا خطا ہو جائے۔ کثرت سے معاف کر دیا کرے۔ اور محکوم کے ذمہ یہ حقوق ہیں (۱) حاکم کی خیر خواہی و اطاعت کرے۔ البتہ خلافِ شرع امر میں اطاعت نہیں (۲) اگر حاکم سے کوئی امر خلافِ طبع پیش آئے صبر کرے، شکایت و بد دعا نہ کرے۔ البتہ اس کی نرم مزاجی کے لئے دعا کرے اور خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اہتمام کرے تاکہ اللہ تعالیٰ حکام کے دل کو نرم کر دیں ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے۔ (۳) اگر حاکم سے آرام پہنچے اس کے ساتھ احسان کی شکر گذاری کرے۔ (۴) براہ نفسانیت اس سے سرکشی نہ کرے اور جہاں غلام پائے جاتے ہوں۔ غلاموں کا نان و نفقہ بھی واجب ہے اور غلام کو اس کی خدمت چھوڑ کر بھاگنا حرام ہے۔ باقی محکومین آزاد ہیں دائرۂ حکومت میں رہنے تک حقوق ہوں گے اور خارج ہونے کے بعد ہر وقت مختار ہیں۔

سُسرالی عزیزوں کے حقوق

قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے نسب کے ساتھ علاقہ مصاہرۃ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سُسر اور سالے اور بہنوئی اور داماد اور بہو اور ربیب یعنی بیوی کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہوتا ہے۔ اس لئے ان تعلقات میں بھی رعایت احسان و اخلاق کی کسی قدر خصوصیت کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔

عام مسلمانوں کے حقوق

علاوہ اہل قرابت کے اجنبی مسلمانوں کے بھی حقوق ہیں۔ اصبہانی نے ترغیب و ترہیب میں بروایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حقوق نقل کئے ہیں (۱) بھائی مسلمان کی لغزش کو معاف کرے۔ (۲) اس کے رونے پر رحم کرے (۳) اس کے عیب کو ڈھانکے۔ (۴) اس کے عذر کو قبول کرے (۵) اس کی تکلیف کو دور کرے۔ (۶) ہمیشہ اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔ (۷) اس کی حفاظت و محبت کرے (۸) اس کے ذمہ کی رعایت کرے (۹) بیمار ہو تو عیادت کرے (۱۰) مرجائے تو جنازے پر حاضر ہو (۱۱) اس کی دعوت قبول کرے (۱۲) اس کا ہدیہ قبول کرے۔ (۱۳) اس کے احسان کی مکافات کرے (۱۴) اس کی نعمت کا شکریہ ادا کرے (۱۵) موقع پر اس کی نصرت کرے (۱۶) اس کے اہل و عیال کی حفاظت کرے (۱۷) اس کی حاجت روائی کرے (۱۸) اس کی درخواست کو سنے (۱۹) اس کی سفارش قبول کرے (۲۰) اس کی مراد سے ناامید نہ کرے (۲۱) وہ چھینک کر الحمدللہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے (۲۲) اس کی گمشدہ چیز کو اس کے پاس پہنچا دے (۲۳) اس کے سلام کا جواب دے (۲۴) نرمی و خوش خلقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرے (۲۵) اس کے ساتھ احسان کرے (۲۶) اگر وہ اس کے بھروسہ قسم کھا بیٹھے تو اس کو پورا کر دے (۲۷) اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو اس کی مدد کرے اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو روک دے (۲۸) اس کے ساتھ محبت کرے دشمنی نہ کرے (۲۹) اس کو رسوا نہ کرے۔ (۳۰) جو بات اپنے لئے پسند کرے اسکے لئے بھی پسند کرے

اور دوسری احادیث میں یہ حقوق زیادہ ہیں۔ (۳۱) ملاقات کے وقت اس کو سلام کرے اور مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے۔ (۳۲) اگر باہم اتفاقاً کچھ رنجش ہو جائے تین روز سے زیادہ ترک کلام نہ کرے۔ (۳۳) اس پر بدگمانی نہ کرے (۳۴) اس پر

حسد و بغض نہ کرے (۳۵) امر بالمعروف و نہی عن المنکر بقدر امکان کرے۔ (۳۶) چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی توقیر کرے (۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہو جائے اُن میں باہم صلاح کرا دے (۳۸) اس کی غیبت نہ کرے (۳۹) اس کو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچائے نہ مال میں نہ آبرو میں۔ (۴۰) اگر سواری پر سوار نہ ہو سکے یا اس پر اسباب نہ لاد سکے تو اس کو سہارا لگا دے۔ (۴۱) اس کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ (۴۲) تیسرے کو تنہا چھوڑ کر دو آدمی باتیں نہ کریں۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کے حقوق اوپر مذکور ہو چکے ہیں وہ حقوق خاص ہیں اور ان حقوق عام میں وہ بھی شریک ہیں۔

ہمسایہ کے حقوق

اور جن میں علاوہ اس کے اور بھی کوئی صفت ہو اس کے حقوق اور زائد ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ہمسایہ کہ اس کے حقوق یہ ہیں۔ (۱) اس کے ساتھ احسان اور مراعات سے پیش آئے۔ (۲) اس کے اہل و عیال کی حفظ آبرو کرے (۳) وقتاً فوقتاً اس کے گھر ہدیہ وغیرہ بھیجتا رہے، بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تھوڑا بہت کھانا اس کو دے (۴) اس کو تکلیف نہ دے اور خفیف خفیف امور میں اس سے نہ اُلجھے۔ اس کی رفع تکلیف کے واسطے شریعت نے اس کے لئے حق شفعہ ثابت کیا ہے علماء نے کہا ہے کہ جیسے حضر میں ہمسایہ ہوتا ہے اس طرح سفر میں یعنی رفیق سفر جو گھر سے ساتھ ہوا ہو یا راہ میں اتفاقاً اس کی معیت ہو گئی ہو۔ حدیث میں ایک کو جار مقام دوسرے کو جار بادیہ فرمایا ہے۔ اس کا حق بھی مثل ہمسایہ حضر کے ہے اس کے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے۔ بعض لوگ سفر ریل میں مسافروں کے ساتھ بہت کشمکش کرتے ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے۔

یتیموں ضعیفوں کے حقوق

اسی طرح جو دوسرں کا دست نگر ہو۔ جیسے یتیم و بیوہ یا عاجز و ضعیف یا مسکین و بیمار و معذور یا مسافر یا سائل، ان لوگوں کے یہ حقوق زائد ہیں۔ (۱) ان لوگوں کی مالی خدمت کرنا۔ (۲) ان لوگوں کا کام اپنے ہاتھ پاؤں سے کر دینا۔ (۳) ان لوگوں کی دلجوئی و تسلی کرنا۔ (۴) ان کے حاجت و سوال کو رد نہ کرنا۔

مہمان کے حقوق

اسی طرح مہمان کہ اس کے یہ حقوق ہیں۔ (۱) آمد کے وقت بشاشت ظاہر کرنا، جاتے وقت کم از کم دروازہ تک مشایعت کرنا (۲) اس کی معمولات وضروریات کا انتظام کہ جس سے اس کو راحت پہنچے۔ (۳) تواضع و تکریم و مدارات کے ساتھ پیش آنا۔ بلکہ اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرنا۔ (۴) کم از کم ایک روز اس کے لئے کھانے میں کسی قدر متوسط درجہ کا تکلف کرنا مگر اتنا ہی کہ جس میں نہ اپنے کو تردد ہو نہ اس کو حجاب ہو۔ اور کم از کم تین روز تک اس کی مہمانداری کرنا۔ اتنا تو اس کا ضروری حق ہے۔ اس کے بعد جس قدر وہ ٹھہرے میزبان کی طرف سے احسان ہے مگر خود مہمان کو مناسب ہے کہ اس کو تنگ نہ کرے۔ نہ زیادہ ٹھہر کر، نہ بے جا فرمائشیں کر کے، نہ اس کی تجویز طعام و نشست و خدمت وغیرہ میں دخل دے۔

دوستوں کے حقوق

اسی طرح جس سے خصوصیت کے ساتھ دوستی ہو قرآن مجید میں اس کو اقارب و محارم کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ اس کے یہ آداب و حقوق ہیں۔ (۱) جس سے دوستی کرنا ہو اول اس کے عقائد و اعمال و معاملات و اخلاق خوب دیکھ بھال لے اگر سب

امور میں اس کو مستقیم و صالح پائے اس سے دوستی کرے ورنہ دور رہے۔ صحبت بد سے بچنے کی بہت تاکید آئی ہے اور مشاہدہ سے بھی اس کا ضرر محسوس ہوتا ہے۔ جب کوئی ایسا ہم جنس، ہم مشرب میسر ہو اس سے دوستی کا مضائقہ نہیں۔ بلکہ دنیا میں سب سے بڑھ کر راحت کی چیز دوستی ہے (۲) اپنی جان و مال سے کبھی اس کے ساتھ دریغ نہ کرے (۳) کوئی امر خلاف مزاج اس سے پیش آجائے اس سے چشم پوشی کرے۔ اگر اتفاقاً شکر رنجی ہو جائے فوراً صفائی کرلے اس کو طول نہ دے۔ دوستوں کی شکایت حکایت کبھی لطف سے خالی نہیں مگر اس کو لے کر نہ بیٹھ جائے۔ (۴) اس کی خیر خواہی میں کسی طرح کوتاہی نہ کرے نیک مشورہ سے کبھی دریغ نہ کرے۔ اس کے مشورہ کو نیک نیتی سے سنے۔ اور اگر قابل عمل ہو قبول کرے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہندوستان میں جس طرح متبنّٰی بنانے کی رسم ہے کہ اس کو بالکل تمام احکام میں مثل اولاد کے سمجھتے ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ اثر تبنیت کا دوستی کے اثر سے زائد نہیں۔ چونکہ اس کے ساتھ قصداً خصوصیت پیدا کی ہے اس لئے دوستی کے ضابطہ میں اس کو داخل کر سکتے ہیں۔ باقی میراث وغیرہ اس کو کچھ نہیں مل سکتی، کیونکہ میراث اضطراری امر ہے، اختیاری نہیں کہ جس کو چاہا میراث دلوادی، جس کو چاہا محروم کر دیا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں جو رسم عاق کرنے کی ہے یعنی کسی اولاد کی نسبت کہہ مرتے ہیں کہ اس کو میراث نہ دی جائے۔ شرعاً محض باطل ہے جیسا اوپر معلوم ہوا کہ میراث اضطراری امر ہے اختیاری نہیں۔

غیر مسلموں کے حقوق

جس طرح مشارکت قرابت یا اسلام سے بہت سے حقوق ثابت ہوتے ہیں، بعضے حقوق محض مشارکتِ نوعی کی وجہ سے ثابت ہو جاتے ہیں۔ یعنی صرف آدمی ہونے کی

وجہ سے ان کی رعایت واجب ہوتی ہے۔ گو مسلمان نہ ہو وہ یہ ہیں۔(۱) بے گناہ کسی کو جانی یا مالی تکلیف نہ دیں (۲) بے وجہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔(۳) اگر کسی کو مصیبت فاقہ و مرض میں دیکھے اس کی مدد کرے، کھانا پانی دیدے، علاج معالجہ کردے (۴) جس صورت میں شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے۔ اس میں بھی ظلم و زیادتی نہ کرے۔ اس کو ترسا دے نہیں۔

جانوروں کے حقوق

اسی طرح مشارکت جنسی سے بھی جن کی رعایت لازم ہے وہ یہ ہیں۔(۱) جس جانور سے کوئی معتد بہ غرض متعلق نہ ہو اس کو قید نہ کرے۔ بالخصوص بچوں کو آشیانہ سے نکال لانا اور اُن کے ماں باپ کو پریشان کرنا بڑی بے رحمی ہے۔(۲) جو جانور قابل انتفاع نہیں ان کو بھی محض مشغلے کے طور پر قتل نہ کرے۔ اس میں شکاری لوگ بہت مبتلا ہیں۔(۳) جو جانور اپنے کام میں ہیں ان کو خورد و نوش راحت رسانی و خدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے۔ اُن کی قوت سے زیادہ اُن سے کام نہ لے۔ ان کو حد سے زیادہ نہ مارے۔(۴) جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موذی ہونے کے قتل کرنا ہو تیز اوزار سے جلدی کام تمام کردے، اس کو تڑپائے نہیں۔ بھوکا پیاسا رکھ کر جان نہ لے۔

خود اپنے پر عائد کردہ حقوق

یہ حقوق مذکورہ تو وہ تھے جو ابتداً اس کے ذمہ لازم ہیں۔ اور بعضے وہ حقوق ہیں جو انسان خود اپنے اختیار سے اپنے ذمہ کر لیتا ہے۔ ان میں بعض حقوق اللہ تعالٰی کے ہیں اور وہ تین قسم ہیں۔

قسم اوّل

وہ حق جس کا سبب طاعت ہے وہ نذر ہے سو اگر عبادت مقصودہ کی نذر ہو تو اس کا ایفا فرض و واجب ہے۔ اور اگر عبادت غیر مقصودہ کی ہو تو ایفا مستحب ہے اور اگر مباح کی ہو لغو ہے۔ اگر معصیت کی ہو ایفا حرام ہے اور غیر اللہ کی نذر ماننا قریب شرک کے ہے۔

قسم دوم

جس کا سبب امر مباح ہے۔ جیسے کفارۂ یمین مباح اور قضائے رمضان مسافر و مریض کے لئے یہ حقوق واجب الادا ہیں۔

قسم سوم

جس کا سبب معصیت ہے۔ جیسے حدود اور کفارات جو بلا عذر شرعی روزہ افطار کرنے سے یا قتلِ خطا یا ظہار سے واجب ہوتے ہوں۔ یہ حقوق بھی واجب الادا ہیں اور جن حقوق کا سبب اختیاری ہے بعض ان میں حقوق العباد ہیں وہ مثل تقسیم مذکور تین قسم ہیں۔

قسم اول

جس کا سبب طاعت ہو وہ وعدہ کا پورا کرنا ہے یہ ضروری ہے اس میں کوتاہی کرنا علامت نفاق کی فرمائی گئی۔

قسم دوم

جس کا سبب امر مباح ہو وہ دین ہے اور جو مثل دین کے ہو جس طرح مبیع کا تسلیم کرنا اور منکوحہ کا اپنے نفس کو سپرد کرنا اور شفیع کو جائداد مطلوبہ دیدینا، قیمت ادا کرنا، مہر ادا کرنا، مزدور کی مزدوری دینا عاریت اور امانت واپس کرنا یہ سب واجب ہیں

قسم سوم

جس کا سبب معصیت ہو جیسے کسی کو قتل کر دینا کسی کا مال چھین لینا یا چرا لینا یا خیانت کرنا یا کسی کی آبرو ریزی کرنا سخت زبانی سے یا غیبت سے ان امور کا تدارک اور معاف کرانا فرض ہے ورنہ آخرت میں اس کے بدلہ عبادت دینی ہوگی یا سزا جھیلنی پڑیگی۔

خاتمہ

جو حقوق ان کے ذمہ ہوں اگر وہ حقوق اللہ ہیں سو اگر عبادت سے ہیں تو ان کو ادا کرے۔ مثلاً اس کے ذمہ نمازیں یا کچھ روزے یا زکوٰۃ وغیرہ رہ گئی ہو ان کو حساب کرکے پورا کرے۔ اور بہ صورت عدم گنجائش وقت یا مال ان کے ادا کرنے کا ارادہ دل میں رکھے۔ جب وسعت ہو اس وقت کوتاہی نہ کرے اور اگر معاصی میں سے ہیں اُن سے توبۂ صادق کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب معاف ہو جائیگا۔ اور اگر وہ حقوق العباد ہیں جو ادا کرنے کے قابل ہوں ادا کرے یا معاف کرائے۔ مثلاً قرض یا خیانت وغیرہ اور جو صرف معاف کرانے کے قابل ہوں ان کو فقط معاف کرالے، مثلاً غیبت وغیرہ اور اگر کسی وجہ سے اہل حقوق سے نہ معاف کرا سکتا ہے نہ ادا کر سکتا ہے تو ان لوگوں کے لئے ہمیشہ استغفار کرتا رہے۔ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں ان لوگوں کو رضامند کرکے معاف کرادیں مگر جب قدرت ایفا یا استغفار کی ہو اس وقت اس میں دریغ نہ کرے۔ اور جو حقوق خود اوروں کے ذمہ رہ گئے ہوں، جن سے امید وصول کی ہو بہ نرمی اُن سے وصول کرے اور جن سے امید نہ ہو یا وہ قابل وصول نہ ہوں جیسے غیبت وغیرہ سو اگرچہ قیامت میں ان کے عوض حسنات ملنے کی توقع ہے، مگر معاف کر دینے میں اور زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے اس لئے بالکل معاف کر دینا ہی بہتر ہے بالخصوص جب کوئی شخص معذرت و معافی چاہے۔ تمام شد

آسان تفسیر اردو

یہ تفسیر اکابرامت کی قدیم و جدید، مستند و معتبر تفاسیر کا خلاصہ و نچوڑ ہے جس کو نہایت آسان و عام فہم زبان اور مختصر انداز میں قلمبند کیا گیا ہے، ترجمہ کلام پاک حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا ہے۔

18 قسطیں تیار، دو قسطیں -/23 میں روانہ کیجاتی ہیں صرف ایک خط لکھکر طلب فرمایئے۔

تجرید بخاری شریف اردو

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات کا گرانقدر مجموعہ جس کو امام المحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے چھ لاکھ احادیث نبویؐ میں سے منتخب فرماکر سولہ سال میں مرتب فرمایا ہے۔

اس مقدس کتاب کو عوام کی سہولت کیلئے عام فہم زبان میں قسطوار شائع کیا گیا ہے، دو قسطیں بیس ۲۰/ روپے میں روانہ کی جاتی ہیں۔

تقریر ایسے کیجئے دو حصے	22/-	برکات رمضان المبارک	2/-
بہشتی ثمر مکمل دو حصے	20/-	شرعی پردے کی حقیقت	2/-
سیرت خاتم الانبیاءؐ	12/-	صحبت صالح	2/-
موت کی یاد	8/-	تصور آخرت	2/-
وعظ یوسفی	6/-	اسلامی سیاست	25/-
دینی کورس (بچوں کیلئے)	4/-	معلم الحجاج	25/-
بہترین جہیز محشی	6/-	اکابر علماء دیوبند	12/-
احکام و تاریخ قربانی	5/-	تاریخ مشائخ چشت	35/-
شب برات	2/-	مودودی صاحب اکابرامت کی نظر میں	25/-
یاد حق	5/-	قرآنی تقریریں (پارہ عم والم)	40/-